یہ نظم رابطۂ ادب اسلامی کی پروقار نشست منعقدہ ۲۶/ فروری ۲۰۲۲ء
بمقام سعید ہال، جامعہ اسلامیہ کاشف العلوم اورنگ آباد میں پڑھی گئی۔

مولانا ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی مدنی

جنرل سکریٹری، رابطۂ ادب اسلامی، مراٹھواڑہ

مہاراشٹر، انڈیا

سلسلۂ مطبوعات معہد الدراسات الاسلامیہ العالمیہ - ٦٧

سن اشاعت : ۱۴۴۳ھ - ۲۰۲۲ء

کتاب : شہدائے فلسطین کے نام

تالیف : مولانا ڈاکٹر محمد صدر الحسن ندوی مدنی

موبائل : 9423153573, 8390989303

ای-میل: madnisadrulhasan@gmail.com:

کمپوزنگ : مسلم الرحمٰن خان (ڈی ٹی پی سینٹر، روشن گیٹ، اورنگ آباد)

تعداد : 500

صفحات : 32

مطبوعہ : ریفلیکس پرنٹس ،نرالہ بازر، اورنگ آباد۔

زیر اہتمام : معہد الدراسات الاسلامیہ العالمیہ، ٦٣، عارف کالونی، اورنگ آباد، مہاراشٹر (الہند) (India)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سخنہائے گفتنی

یہ ایک آزاد نظم ہے جو شہدائے فلسطین کے نام مُعنون ہے۔ یہ نظم ۱۰/ مئی ۲۰۲۱ء سے ۲۱/ مئی ۲۰۲۱ء تک نہتے فلسطینیوں پر گیارہ روزہ وحشیانہ اسرائیلی بمباری کی مرہونِ منت ہے۔ ایسی انسانیت سوز بمباری جس میں دوسو تتالیس (243) فلسطینی شہید ہوئے، شہداء میں چھیاسٹھ (66) بچے، اڑتیس (38) خواتین اور سترہ (17) عمر رسیدہ افراد شامل ہیں، جب کہ انیس سو دس (1910) افراد زخمی ہوئے۔ اس سفا کانہ بمباری کے نتیجہ میں ایک لاکھ ساٹھ ہزار (1,60,000) فلسطینی بے گھر ہوئے، اٹھاون (58) اسکول تباہ ہوئے، تیرہ سو پینتیس (1335) رہائشی مکانات زمین بوس ہوئے، چھیالیس ہزار (46,000) رہائشی مکانوں کو نقصان پہنچا، ایک سو چوراسی (184) ٹاور مسمار کیئے گئے۔ ابلاغی اداروں کے تینتیس (33) مراکز تباہ ہوئے اور ایک سو ستّر (170) صحافی زخمی ہوئے (روزنامہ ایشیا ایکسپریس، اورنگ آباد، ۲۵/ مئی ۲۰۲۱ء) اس نظم میں فلسطینیوں کے شوقِ شہادت، ثابت قدمی، صبر ورضا، انابت وتوکل، خود شناسی وجاں سپاری، مستقبل شناسی، اولو العزمی، خودگری وخود گیری وخود نگری اور مسجد اقصیٰ،

القدس اور فلسطین کے لیے ان کے مرمٹنے اور سب کچھ قربان کردینے کے لازوال اور بے مثال جذبہ کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔ اس نظم میں دِل میں اُٹھنے والے جذبات و احساسات کو الفاظ کی قبا، استعارات کا پیکر اور تعبیرات کا قالب عطا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، لیکن میرا یہ احساس ہے کہ تاثر کی شدت کے بارِ گراں کو بہت سارے مواقع پر الفاظ کے دوشِ ناتواں نے اُٹھانے کی ہمت نہیں کی اور اپنی بے مائگی سے بھی دامن بچانے کی کوشش نہیں کی۔ بہ ہر حال دل میں اُٹھنے والے طوفانِ تلاطم خیز نے نظم کے اس کالبد میں منتقل ہو کر زخموں کو کسی نہ کسی حد تک مندمل کرنے کی کوشش ضرور کی ہے۔ لیکن یہ ایک ایسا زخم ہے جس کے نصیبہ میں شاید اندمال نہیں ہے۔ یہ نظم اُردو روزنامہ اورنگ آباد ٹائمز اورنگ آباد اور اُردو روزنامہ ایشیا ایکسپریس اورنگ آباد میں اہتمام سے شائع ہوئی اور قارئین نے پسندیدگی کا اظہار کیا، اب وہی نظم مزید اضافہ کے ساتھ نذرِ قارئین ہے۔

اللہ ہم سبھوں کو حرمین شریفین اور مسجد اقصیٰ کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

۱۵/فروری ۲۰۲۲ء
بروز سہ شنبہ

محمد صدر الحسن ندوی مدنی
دار السلام، پلاٹ نمبر ۶۳، عارف کالونی،
اورنگ آباد، مہاراشٹر

شہدائے فلسطین کے نام

کرتے ہیں لہو سے گلکاری

ہر صبح یہاں، ہر شام یہاں

ہے سرخ لہو کا موسم یہ

اے برق وسناں تیار ہیں ہم

ہم ذوقِ جنوں کے دلدادہ

ہم شوقِ زبوں میں پروردہ

یہ طوق وسلاسل، رِستے زخم

یہ آگ، یہ شعلے، خونیں کفن

ہر جور و جفا کے خوگر ہم

ہر مشقِ ستم کے عادی ہم

تکبیر مسلسل ہونٹوں پر

ہے شوقِ شہادت سینوں میں

اور عظمت ''اقصیٰ'' دل میں مکیں

ہم ''قدس'' کے فاتح اور خادم

آنچ آئے نہ تجھ پر اے ''اقصیٰ''

یہ عہد کیئے ہم بیٹھے ہیں

یہ عزم لیئے ہم بیٹھے ہیں

بے باک و نڈر اور عزمِ جواں

دشمن کے لیے ہم برقِ تپاں

ہم کو نہ ڈراؤ گولوں سے

ہم کو نہ بجھاؤ شعلوں سے

شعلے بھی بجھے ہیں شعلوں سے؟

ہم کب ہیں ڈرے ان توپوں سے

ہم جامِ شہادت پی کے بڑھے

ٹکرا بھی گئے ان توپوں سے

کرتے ہیں لہو سے گلکاری

گر پھول کا موسم ساتھ نہ دے

ہم کب ہیں ڈرے ان توپوں سے

لاغر و بے بس سونٹوں سے

تھوڑے بس اب تھوڑے ہیں

توپوں کے دن بھی تھوڑے ہیں

سونٹوں کے دن بھی تھوڑے ہیں

لو! آئی ہزیمت حصے میں

تم ڈر بھی گئے گھبرا بھی گئے

اب خیر مناؤ توپوں کی

ہم جشن منائیں نصرت کے

کیا خوب ملی یہ فتح مبیں

کیا خوب سجے یہ دار و رسن

خود دار ہیں ہم

اور مسلم ہیں

اور دار پہ بھی ہم مسلم ہیں

ہم مسلم ہیں ہم مسلم ہیں

ہم ارضِ فلسطیں کے وارث

دنیا کے نہیں ہیں طالب ہم

تم قدس کے غاصب، غاصبِ اقصیٰ

ہے تم کو بھروسہ توپوں پر

گولوں پر اور ڈوموں (آئرن ڈوم) پر

ہے میرا محافظ ایک خدا

بس ایک خدا، بس ایک خدا

تم جیتے بھی تو ہارے ہو

ہم ہارے بھی تو جیتے ہیں

ہم جیتیں گے، ہم جیتیں گے

تم خیر مناؤ اس دن کی

عیسیٰ نبی (علیہ السلام) جب آئیں گے

سیّد مہدی نکلیں گے

مقتل میں یہودی جھک جھک کر

مذبح میں یہودی رو رو کر

میداں میں یہودی گھٹ گھٹ کر

باری باری آئیں گے

ہر چیز لٹا کر آئیں گے

ہر چیز گنوا کر آئیں گے

اپنے کیئے کی پائیں گے

اپنے کیئے کی کھائیں گے

اپنے کیئے کی کاٹیں گے

وہ دن تو آنے والا ہے

ہم دیکھیں گے، ہم دیکھیں گے

آنکھ سے اپنی دیکھیں گے

صبح و مساء ہم دیکھیں گے

اقصیٰ کی زمیں پر دیکھیں گے

غزّہ کی زمیں سے دیکھیں گے

عیسیٰ (علیہ السلام) کی عزیمت دیکھیں گے

مہدی کی حمیت دیکھیں گے

جب ڈرون گرائے جائیں گے

جب ڈوم (آئرن ڈوم) اُکھاڑے جائیں گے

جب شیر پچھاڑے جائیں گے

جب شہر اُجاڑے جائیں گے

سب ٹھاٹھ پڑے رہ جائیں گے

سب ہوش دھرے رہ جائیں گے

رو رو کے دعائیں مانگیں گے

اور کچھ نہ خدا سے پائیں گے

اے موسیٰ نبی (علیہ السلام) کے فرزندو!

توراۃ میں کیا یہ لکھا ہے؟

تم آگ سے بھونو بچوں کو

اور شعلے سے مارو ماؤں کو

گیس سے جاں لو بوڑھوں کی

اور قتل کرو معصوموں کو

گود سے چھینو بچوں کو

غمناک کرو گھواروں کو

بے جان کرو شہہ پاروں کو

مفلس کو، دکھیاروں کو

برباد کرو خرواروں کو

اے موسیٰ نبی (علیہ السلام) کے فرزندو!

تورات میں کیا یہ لکھا ہے؟

آہ! تمہاری بمباری

مسجد کے میناروں پر

معبد کی محرابوں پر

روزن پر، دیواروں پر

قرآن کے تیسوں پاروں پر

''اقصیٰ'' کے مہہ پاروں پر

کوچوں پر، گلیاروں پر

اے موسیٰ نبی (علیہ السلام) کے فرزندو!

تورات میں کیا یہ لکھا ہے؟

اے دین کے دشمن، عقل کے دشمن

اپنے دشمن، غیر کے دشمن

بیٹھی بیوہ، آہ! اکیلی

اس کی انابت اللہ، اللہ

خون میں لت پت اس کا شوہر

جسم سیہہ اور آنکھ ہے نیلی

صبر و رضا کا پیکر وہ

روح فسردہ، مژگاں گیلی

آہ! یہ کیسی آنکھ مچولی

وقتِ فرصت یہ تو سوچو

لاش تڑپتی اعضاء بکھرے

کیسی دکاں ہے تم نے کھولی

اے موسیٰ نبی (علیہ السلام) کے فرزندو!

توراۃ میں کیا یہ لکھا ہے؟

مائیں تڑپتی جانوں پر

بچے روتے ماؤں پر

ہر چیز لگی ہے داؤں پر

زخم ہیں گہرے پاؤں پر

بم ہیں گرجتے گاؤں پر

ننھے، بلکتے بانہوں پر

تم کو ناز اداؤں پر

اے موسیٰ نبی (علیہ السلام) کے فرزندو!

توراۃ میں کیا یہ لکھا ہے؟

آہ! یہ کیسی بمباری

بچوں کے اسکول نہ چھوڑے

تشنہ لب بر میل نہ چھوڑے

بے کس کی زنبیل نہ چھوڑے

غزّہ کے سر خیل نہ چھوڑے

جسموں کی مندیل نہ چھوڑے

افسر اور اکلیل نہ چھوڑے

حجروں کی قندیل نہ چھوڑے

قرآن اور انجیل نہ چھوڑے

اے موسیٰ نبی (علیہ السلام) کے فرزندو!

تورات میں کیا یہ لکھا ہے؟

ظلم کرو تم لوگوں پر

جسم جلاؤ شعلوں پر

ناز کرو تم گولوں پر

اے موسیٰ نبی (علیہ السلام) کے فرزندو!

تورات میں کیا یہ لکھا ہے؟

تلمود میں کیا تحریر ہے یہ؟

لشکر کی بارات تو دیکھو

قدس میں اُن کی گھات تو دیکھو

توپوں کی بہتات تو دیکھو

گولوں کی برسات تو دیکھو

دلبر کی سوغات تو دیکھو

رم جھم، رم جھم رات تو دیکھو

منعم کی خیرات تو دیکھو

معبد میں تورات تو دیکھو

اے موسیٰ نبی (علیہ السلام) کے فرزندو!

تم کھل کے بتاؤ لوگوں کو

تورات میں کیا کیا لکھا ہے؟

اس ظلم وتشدد پہ زباں کیوں نہیں کھلتی ؟

اے اہل خرد کیا ہے سبب کچھ تو بتاؤ ؟

کیا خوف شماتت ہے کہ اس ظلم پہ چپ ہو

یا ثقل سماعت ہے کہ اس جبر پہ چپ ہو

یا کہنہ عداوت ہے کہ اس جور پہ چپ ہو

یا مزدِ خیانت ہے کہ اس ظلم پہ چپ ہو

یا عہدِ صیانت ہے کہ اس ظلم پہ چپ ہو

یا نظر عنایت ہے کہ اس جور پہ چپ ہو

اے اہل خرد، کیا ہے سبب کچھ تو بتاؤ ؟

اندھے ہو بنے، کیا ہے وجہ کچھ تو بتاؤ

یا نیش رقابت ہے کہ اس ظلم پہ چپ ہو

یا زادِ سیاست ہے کہ اس ظلم پہ چپ ہو

یا دادِ حمایت ہے کہ اس ظلم پہ چپ ہو

یا رمزِ وقایت ہے کہ اس ظلم پہ چپ ہو

یا شوقِ حضانت ہے کہ چپ سادھ لی تم نے

یا خوفِ فلاکت ہے کہ چپ سادھ لی تم نے

یا بارِ صداقت ہے کہ چپ سادھ لی تم نے

یا خوانِ وساطت ہے کہ چپ سادھ لی تم نے

کمزور سہی

لاچار سہی

برباد سہی

خاشاک سہی

تنہا تو نہیں ہیں لیکن ہم

لو! ساتھ ہے میرے، میرا خدا

قہار خدا، جبّار خدا

غفّار خدا، ستّار خدا

رزّاق خدا، فتّاح خدا

ہم کچلیں گے، ہم کچلیں گے

ہر دست ستم کو کچلیں گے

ہر دورِ محَن کو کچلیں گے

چشم زدن میں کچلیں گے

ہے میرا محافظ ایک خدا

ہم مسلم ہیں، ہم مسلم ہیں

ہم قدس کے مالک تم غاصب

قدس کو سینچا خون سے ہم نے

جانوں کی قربانی دی

مالوں کی قربانی دی

ہر چیز لٹادی اس کے لیے

اس کو کیسے چھوڑیں گے

جان سے بڑھ کر

مال سے بڑھ کر

دل کے سبھی ارمان سے بڑھ کر

خوں سے بڑھ کر، خوان سے بڑھ کر

اس کو کیسے چھوڑیں گے

اے موسیٰ نبی (علیہ السلام) کے فرزندو!

قدس کو کیسے چھوڑیں گے

زخموں سے ہیں چور، اگرچہ

غم سے دل، رنجور، اگرچہ

بے بس اور مجبور، اگرچہ

آنکھیں نم، مقہور، اگرچہ

دشمن ہے فغفورؔ، اگرچہ

راحت ہم سے دور، اگرچہ

بھوکے اور معذور، اگرچہ

اے موسیٰ (علیہ السلام) نبی کے فرزندو!

اُس کو کیسے چھوڑیں گے؟

اقصیٰ کے شہباز ہمیں ہیں

قبلہ کے دمساز ہمیں ہیں

صخرہ کے ہمزاد ہمیں ہیں

ہیکل کے ہمراز ہمیں ہیں

ہم نہ کریں گے قدس کا سودا

اے موسیٰ نبی (علیہ السلام) کے فرزندو!

ہم کیسے کریں گے قدس کا سودا

ہم نہ کریں گے قدس کا سودا

پہنے کفن ہم بیٹھے ہیں

دار ورسن! ہم بیٹھے ہیں

بھائی بہن ہم بیٹھے ہیں

اے ظلم وستم ! ہم بیٹھے ہیں

توپ کی اب تو خیر نہیں

بن گولے اب نیند نہ آئے

نیند کی گولی ہم کو ستائے

گولے ! نینا راہ تکے ہے

دیر سے ہم یاں بیٹھے ہیں

دل ہے تشنہ، آنکھ ہے تشنہ

دونوں پیاسے، دونوں تشنہ

دل ڈھونڈے دلدار کا دَشنہ

انکھیاں برسے، جی یرا ترسے

ہم رات تلک ''یاں'' بیٹھے ہیں

ہم صبح تلک ''واں'' بیٹھے ہیں

اقصیٰ تیری حرمت پر

ہم آنکھ لگائے بیٹھے ہیں

خون میں لت پت بیٹھے ہیں

آنچ نہ آئے تجھ پر اقصیٰ

یہ عہد کیے ہم بیٹھے ہیں

اے موسیٰ نبی (علیہ السلام) کے فرزندو!

خوددار ہیں ہم

بیدار ہیں ہم

ہم کو نہ ڈراؤ توپوں سے

اقصیٰ کے لیے دیوار ہیں ہم

تم خیر مناؤ جانوں کی

ہم فرحاں، شاداں جانوں پر

تم نوحہ کناں ان لاشوں پر

ہم نوحہ کریں کیوں زندوں پر

جو قبر میں اپنی زندہ ہیں

جو موت پہ اپنی شاداں ہیں

جو زندہ ہیں، جو زندہ ہیں

رب کے قریں وہ زندہ ہیں

رزق وہ رب کے کھاتے ہیں

شکر کے نغمے گاتے ہیں

کیوں نوحہ کریں اُن زندوں پر

توفیق شہادت جن کو ملی

اُس در سے اجابت جن کو ملی

اور لحد میں راحت جن کو ملی

تنویرِ انابت جن کو ملی

تم نوحہ کرو اُن لاشوں پر

جو جاں سے گئے سب کچھ سے گئے

دنیا بھی گئی، عقبیٰ بھی گئی

تم نوحہ کرو ان مُردوں پر

جو ظلم کی خاطر جیتے تھے

پھر سو بھی گئے ارمان لیئے

تم نوحہ کرو اُن لاشوں پر

ہم فتح مبیں ہیں فتح مبیں

ہم صبح صداقت، نور جبیں

ہم شوقِ شہادت، فتح مبیں

ہم فتح مبیں ہیں فتح مبیں

ظلم کے دن، اب تھوڑے ہیں

خشکی پہ چلی ہے ناوَ کبھی

گولی سے بھرا ہے گھاوَ کبھی

صہیون کا سورج ڈوبے گا

ہبرون کا سورج ڈوبے گا

حاخام کا سورج ڈوبے گا

موساد کا سورج ڈوبے گا

تلمود کا سورج ڈوبے گا

اسرائیل کا سورج ڈوبے گا

اے موسیٰ نبی (علیہ السلام) کے فرزندو

''مکتوب'' میں سب کچھ لکھا ہے؟

پھر جشن کرے گی خلق خدا

انصاف کا سورج نکلے گا

قرآن کا سورج چمکے گا

اسلام کا پرچم لہرے گا

اقصیٰ کو ملے گی آزادی

نصرت کے ترانے گونجیں گے

ہم شکر کے نغمے گائیں گے

ہر تار پہ کرکے زخمہ زنی

ہم فتح کی بر بط چھیڑیں گے

اور نَے بھی دہانے کھولے گی

دلچسپ سہانی یادوں کے

اس وقت کا منظر کیا ہوگا

جب جبر کا پرچم ہو گا نگوں

اور جشن کرے گی خلق خدا

شاداں، فرحاں

افتاں، خیزاں

شوکتِ اقصیٰ زندہ باد

عظمتِ اقصیٰ زندہ باد

درد کا درماں زندہ باد

جانِ تمنا زندہ باد

زندہ باد، زندہ باد

❁ ❁ ❁